

کی تسلی میشود از دیدن حتماً آنها
میدهد ساقی می صد تنگ از پیمانها
دوچین از یاد هرگز غنچه دل و لشد
شد کلید از پنج و تاب این قفل را
دندانها

اشک افشانی بلبل جهت تسخیر است
صید را در دم انداز و طلسم دانهها

در دل معشوق درد عاشقان دارد اثر
شمع رنیز و اشک تابا بازی کند پروانهها

عقدۀ دل را کشایش نیست از نیز نازر لطف
لطف تو آورد تا مثل برف هر شاخهها

موج دار و خاک صحرای ز طپیدنها دل

میشود از لطف تو لایق خوشان متانها

کس نیاری میکند آن حالت خود بر^{ده} را
عشق بهر ارادت دلسوز من از ده را

بوی طلبی بیاید در کلام گل رخان
ایبھی باشد بان دادن گل پشمرده را

یار کا لایق تماشا کم نہیں بھرو پ سی

جلوہ کر ہوتا ہی سب جامین و وہ ہر کھفت ^{پلٹ}

بھار چاک کلی ہی جو پیرہن کے بیچ کھل نہ گل کوئی اس طرح کا چنکی بیچ

ہیں لعل لب در دندان لب زربان اسیکے دہری مسی کی ہی نیلم و نور تنکی بیچ

کبھو نظر پڑیں پہلو کے داغ دل میری گلوں کو چشم پتھر ہو بس چنکی بیچ

کہا و چاہتا کچھ تھا کہ ناز آڑ ہوا دلی کی دلیں وہی اور سخن دہنکی بیچ

ہی لایق اسمین تو بس ناز دلبری انماز

نہیں ہی خام دو عیار کوئی فنکی بیچ

وصل لیس ماہر و کے سات ہی آج چشم بد و شب برت ہی آج

وہ بشر ہاتھ اٹھا کر یہ لگا کرنے میں

جانوں بچوں کو کید ہر انہی میں لے جائیں

وہ یہ کہتا تھا جو اعجاز سے سرو زرے کھا اپنی بچوں کو تو اس تیزی کے پہنچی لیجا

کیسولکے ہوئے سر جب کے ہونیز یہ چڑھا اسکی صدقے سے تیری بچوں کو ہووگی شفا

ہوگا مقصد تیرا معنوم نہیں جائیگا

آئے ہم پاس تو محروم نہیں جائیگا

سننے یہ اپنے وہ بیماریوں کو لیکر لاچار کیا اس تیزی تلی رو تا چشم خونبار

جسمہ کیسوکا تھا سر خون بھرا نیز یہ سوار جوئے بوندین جوآن بالونسے شکی یکبار

اسکے بیٹوں پو پٹرن تو وہیں صحت ہوگئی